بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بیوی کا اپنے نام کے ساتھ شوہر کا نام لگانا

سوال:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محترمی ومکرمی متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

عرض یہ ہے کہ عورت شادی کے بعد اپنے نام کے ساتھ اپنے والد کے نام کی بجائے اپنے شوہر کا نام اپنا سکتی ہے؟

سائل: محمد عبداللہ، متحدہ عرب امارات

جواب:

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بیوی کا اپنے نام کے ساتھ شوہر کا نام لگانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ کیونکہ یہ تعارف کے لیے ہوتا ہے، جس میں وہم یا اختلاط نسب نہیں ہوتا۔ یاد رہے کہ تعارف کا باب بہت وسیع ہے، تعارف کبھی ولاء سے ہوتا ہے جیسے عکرمہ مولی ابن عباس، کبھی حرفت سے ہوتا ہے جیسے غزالی، ذھبی، کبھی لقب اور کنیت سے ہوتا ہے جیسے اَعرج اور ابو محمد اَعمش، کبھی ماں کی طرف نسبت کر کے ہوتا ہے حالانکہ باپ معروف ہوتا ہے جیسے محمد بن حنفیہ، اسماعیل ابن علیۃ، اور کبھی زوجیت کے ساتھ ہوتا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں آیا ہے:

﴿ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِلَّذِينَ كَفَرُوا امْرَأَتَ نُوحٍ وَامْرَأَتَ لُوطٍ﴾

(سورۃ التحریم:10)

﴿وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِلَّذِينَ آمَنُوا امْرَأَتَ فِرْعَوْنَ﴾

(سورۃ التحریم:11)

ایسا کئی بار ہوا ہے کہ عورت اپنے شوہر کا نام تعارف کے لیے اپنے نام کے ساتھ لگائے یا کوئی اور اس کا نام لیتے ہوئے شوہر کے نام کو ساتھ ذکر کرے امہات المؤمنین کے ناموں کے ساتھ اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ "زوجۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" کا لاحقہ ان کے ناموں کے ساتھ لگتا ہے۔ کتب احادیث میں اسکی بے شمار مثالیں ہیں، مثلاً:

حَدَّثَتْنِي مَيْمُونَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وسَلَّمَ.

(اتحاف الخیرۃ المہرۃ للبوصیری: حدیث نمبر 712)

عن عبد الله قال قالت أم حبيبة زوج النبي صلى الله عليه وسلم.

(الجمع بین الصحیحین لمحمد بن فتوح الحمیدی: حدیث نمبر 334)

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وسَلَّمَ.

(السنن الکبریٰ للبیہقی: حدیث نمبر 140)

اس طرح کئی مثالیں جمع کی جا سکتی ہیں۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

جَاءَتْ زَيْنَبُ، امْرَأَةُ ابْنِ مَسْعُودٍ، تَسْتَأْذِنُ عَلَيْهِ، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هٰذِهِ زَيْنَبُ! فَقَالَ: "أَيُّ الزَّيَانِبِ؟" فَقِيلَ: امْرَأَةُ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: "نَعَمْ! ائْذَنُوا لَهَا"

(صحیح البخاری: رقم الحدیث 1462)

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی زینب آئیں اور اجازت طلب کی، کہا گیا: یارسول اللہ! یہ زینب آئی ہیں، آپ نے پوچھا: کونسی زینب؟ کیا گیا: ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی، فرمایا: ہاں اسے آنے کی اجازت دے دو۔

ان دلائل سے معلوم ہوا کہ شادی کے بعد عورت کے لیے شوہر کا نام لکھنا چونکہ تعارف کیلئے ہوتا ہے اس لیے یہ نام لکھنے کی کوئی حرج نہیں ہے۔

تنبیہ:

آج کل سوشل میڈیا پر ایک بات پھیلائی جارہی ہے کہ بیوی کیلئے اپنے نام کے ساتھ اپنے شوہر کا نام لگانا حرام ہے، چنانچہ چند تحریروں میں سے ایک تحریر برہان نامی ایک صاحب کی ہے جنہوں نے ایک سوال کے جواب میں اس کو ناجائز قرار دیا۔ موصوف سے ایک عورت نے پوچھا کہ وہ ہونے والے خاوند کا نام اپنے نام کے ساتھ لگانا چاہتی ہے تو کیا اسلام میں اس کی اجازت ہے؟ موصوف نے جواب دیا کہ یہ جائز نہیں اور اس پر کچھ "دلائل" بھی موصوف نے فراہم کیے۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم ان برہان صاحب اور ان جیسے دیگر حضرات کے پیش کردہ دلائل کو ذکر کر کے ان کا صحیح معنی ومفہوم بیان کریں۔

دلیل نمبر 1:

﴿وَمَا جَعَلَ أَدْعِيَاءَكُمْ أَبْنَاءَكُمْ ذَٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِأَفْوَاهِكُمْ وَاللَّهُ يَقُولُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيلَ ۝ ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ فَإِنْ لَمْ تَعْلَمُوا آبَاءَهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ

فِي الدِّينِ وَمَوَالِيكُمْ﴾

(سورۃ الاحزاب:4،5)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے تمہارے منہ بولے بیٹوں کو تمہارا حقیقی بیٹا نہیں بنایا، یہ تو باتیں ہی باتیں ہیں جو تم اپنے منہ سے کہہ دیتے ہو، اور اللہ وہی بات کہتا ہے جو حق ہو، اور وہی صحیح راستہ بتلاتا ہے۔ تم ان (منہ بولے بیٹوں) کو ان کے اپنے باپوں کے نام سے پکارا کرو۔ یہی طریقہ اللہ کے نزدیک پورے انصاف کا ہے۔ اور اگر تمہیں ان کے باپ معلوم نہ ہوں تو وہ تمہارے دینی بھائی اور تمہارے دوست ہیں۔

دلیل نمبر2:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ أَبِيهِ فَهُوَ كُفْرٌ.

(صحیح البخاری: رقم الحدیث 6768)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اپنے باپ کا کوئی انکار نہ کرے کیونکہ جو اپنے باپ سے منہ موڑتا ہے (اور اپنے کو دوسرے کا بیٹا ظاہر کرتا ہے تو) یہ کفر ہے۔"

دلیل نمبر3:

عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ.

(صحیح البخاری: رقم الحدیث 6766)

ترجمہ: جس شخص نے اپنے آپ کو (حقیقی والد کے علاوہ) کسی اور شخص کی طرف منسوب کیا، حالانکہ وہ جانتا ہے کہ وہ اس کا والد نہیں ہے تو اس پر جنت حرام ہے۔

مذکورہ دلائل کے جواب:

ان دلائل کا مذکورہ معاملہ سے کوئی تعلق نہیں ہے، یہ ممانعت ایسے شخص کے بارے میں ہے جو اپنے حقیقی والد کو چھوڑ کر دوسرے شخص کو اپنا والد ظاہر کرے مثال کے طور پر کوئی شخص کسی بچے (اس بچے کے والد کا علم ہو یا نہ ہو) کو لے پالک بنا کر اس کی پرورش کرتا ہے تو پرورش کرنے والے کیلئے جائز نہیں ہے کہ اپنے آپ کو اس لے پالک بچے کا باپ ظاہر کرے، کیونکہ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے لے پالک کے بارے میں حکم دیا ہے کہ اُس کو اُس کے حقیقی والد کی طرف منسوب کیا جائے، پرورش کرنے والا حقیقی باپ کے درجے میں نہیں ہوتا، لہذا اُس کو والد کے طور پر پکارنا اور کاغذات میں لکھنا جائز نہیں، گناہ ہے، اور حدیث شریف میں ایسے

شخص کے لئے جنت کو حرام قرار دیا گیا ہے جو اپنے والد کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرے۔ لہذا ہر موقع پر بچہ کی ولدیت میں اصل والد ہی کا نام لکھا جائے گا۔

واللہ اعلم بالصواب

13-جنوری2020ء